Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,
April – June. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

سماجی استحکام کیلئے خواتین کی تعلیم وتربیت: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

Women's Education and Training for Social Stability: in the light of the Teachings of the Prophet Muhammad SAW

Dr. Abdul Ghaffar*
HOD / Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara; International Post Dock Fellow, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

Dr. Asim Naeem**
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

ABSTRACT

Women's education is also important in current times because it is dependent on the education and training of the next generation. A man's education is for his own sake, while a woman's education is for the benefit of future generations. The Holy Prophet (saw) made knowledge acquisition a requirement for both men and women. Women were not deemed less intelligent or inferior in this circumstance. "It is the obligation of every Muslim to gain knowledge," declared the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) instructed the bondwoman that she should be free and educated before they married. This demonstrates the significance placed on education. Many of these incentives were implemented during the Prophet's time in order for women to take a significant role in education. Those who bestowed educational ornaments on their spouses were free from paying the dowry. Effective measures for women's education dating back to the Prophet (PBUH) prove that providing education and training for women is critical for social stability. This necessitates particular training for parents so that they are not discriminated against in the education of their daughters from childhood. Because Ḥadīth and Seerah provide us with this advice. In order to maintain social stability, special centers in rural Pakistan must be established where women can be trained. In addition, educational institutions for women and girls, as well as training programs for the formation of good attitudes, should be established.

Keywords: *Women Education; Social Stability; Seerah*

تمہید

رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ ہمارے لیے بہترین اسوہ حسنہ ہے آپ ﷺ کی تعلیمات سے فائدہ اٹھانا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا جہاں مرد حضرات کا خاصہ رہا ہے وہاں خواتین نے بھی اس میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور اس کے ساتھ اسلام نے نیکی اور تقویٰ میں جو معیار مرد کیلئے مقرر کیا ہے وہی عورت کے لیے مقرر کیا ہے اس حیثیت سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[1] "جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔" کسی بھی معاشرہ میں خواتین کے کردار اور مقام و مرتبہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ قبل از اسلام خواتین کے ساتھ مناسب رویہ اختیار نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۪ۙ۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾[2] "اور جب زندہ دفن ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی تھی۔" اگرچہ خواتین کی تعلیم کی اہمیت ہر دور میں رہی ہے لیکن عصر حاضر میں عورت کی تعلیم کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ نسل نو کی تعلیم و تربیت پر عورت کی تعلیم کا انحصار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فرد پڑھا فرد پڑھا۔ عورت پڑھی نسل پڑھی۔ رسول اکرم ﷺ نے علم کے حصول کو مرد و عورت پر یکساں طور پر فرض قرار دیا۔ اس معاملے میں خواتین کو کمتر اور کم عقل نہیں سمجھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»[3] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" یہاں "مسلم" سے مراد مسلمان مرد اور عورت دونوں ہیں چونکہ اس سے پہلے لفظ کُل آیا ہے لہٰذا کوئی مسلمان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ تعلیم اور دین سے واقفیت پر مسلمان کی زندگی کا دارومدار ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم سے کسی کو بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ عورتوں کی تعلیم کی طرف تو آپ کی خصوصی توجہ تھی حتیٰ کہ بیعت اسلام کے وقت جو شرائط بیان کی جاتی تھی وہ ایک طرح کی تعلیم تھی۔ سورۃ الممتحنہ میں بیعت کے اصولوں کا ذکر ملتا ہے۔ عورتوں سے بیعت لیتے وقت آپ جو عہد لیتے تھے یوں بیان ہوا ہے:﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[4] "اے نبی (ﷺ) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیئے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی، اور کسی امر معرف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی، تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کرو، یقیناً اللہ درگز فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

دور جاہلیت میں عموماً لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دی جاتی تھی لہٰذا اس خیال کی تردید کرتے ہوئے آپ نے بطور خاص والدین کو ارشاد فرمایا:«مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَأَطْعَمَهُنَّ، وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[5] آپ ﷺ

خواتین کی تعلیم کیلئے اس قدر حساس تھے کہ وہ خواتین جو کنیز تھیں انہیں بھی تعلیم دینے کی ہدایت کی۔"من کانت له جارة فعلمها" (6)"اگر کسی کے پاس لونڈی ہو تو بھی تعلیم دے۔" نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی آزادی اور ان کی شادی سے پہلے انہیں تعلیم دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تعلیم کو کس قدر اہمیت دی گئی تھی عہد نبوی ﷺ میں کئی ایسی ترغیبات رائج کی گئی تھیں تاکہ خواتین بھی تعلیم کے شعبہ میں نمایاں مقام حاصل کر سکیں اس نوعیت کی ترغیبات پر مبنی ایک سکیم یہ بھی رائج رہی کہ وہ شوہر جو اپنی بیویوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں انہیں مہر کی ادائیگی سے مبرا اقرار دیا جاتا تھا گویا عورت کی تعلیم دلادی گئی تو یہ عمل اس کے حق مہر کی ادائیگی کے متبادل سمجھا گیا۔(7) اسلام میں خواتین کو جو قدر و منزلت حاصل ہے وہ بالحاظ نتائج دیگر اقدام اور مذاہب سے بالکل مختلف ہے۔ مسلم خواتین نے قرون اولیٰ میں ہر میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے خواہ وہ میدان علمی ہوں یا معاشی ہوں یا جہاد کے میدان انہوں نے ہر میدان کو فتح کیا۔ خصوصاً علمی سرگرمیاں ان خواتین کا محبوب مشغلہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس انداز میں ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام فرمایا تھا کہ وہ اسلامی علوم قراءت، تفسیر، حدیث، فقہ، فرائض میں متعدد صحابیات کمال رکھتیں تھیں۔ سیدہ عائشہؓ، سیدہ حفصہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما، سیدہ ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہانے قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ ہند بنت اسید، ام ہشام بنت حارثہ، ام سعد بن سعد ابن ربیع رضی اللہ تعالی عنھن بعض حصوں کی حافظہ تھیں۔ ام سعد قرآن مجید کا درس دیتی تھیں۔(8)

علم حدیث میں ازواج مطہرات عموماً اور سیدہ عائشہ، ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنھما خصوصاً تمام صحابیات سے ممتاز تھیں سیدہ عائشہ کی روایات 2210 اور ام سلمہ نے 378 احادیث کو روایت کیا ہے ان کے علاوہ ام عطیہ، اسماء بنت ابو بکر، ام ہانی فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنھن بھی کثیر الروایۃ تھیں۔(9) ہندوؤں میں ویدوں کی تعلیم کا دروازہ عورت کے لیے بند تھا۔ بدھ مت میں عورت سے تعلق رکھنے والے کیلئے نروان کی کوئی صورت نہ تھی یہودیت کے نزدیک تمام گناہوں کی ذمہ دار عورت ہے۔ روم، ایران، چین، مصر، یونان تہذیب انسان کی ان قدروں سے دور تھے۔"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نے کنیز کو اچھی تعلیم وتربیت سے سنوارا پھر آزاد کر کے اپنی زوجہ بنالیا اسے دوہرا اجر ہے۔"(10) « ثَلاَثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالعَبْدُ المَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ»(11) تعلیم وتربیت اور آزادی دونوں کو الگ الگ ثواب کی حیثیت عطا کر کے آپ ﷺ نے اس دور کے معاشرے میں سب سے کم حیثیت رکھنے والی خواتین کو تعلیم کے حق کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مطابق عمل کرنے کی ہدایت کی۔ عام خواتین کے حصول علم پر ابھارنے کیلئے انصار کی خواتین کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا:«نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ»(12) رسول کریم ﷺ نے تعلیم میں عورت کا خاص لحاظ رکھا وہ رسول اللہ ﷺ کے خطبات سے تھیں بنت حارثہ کہتی ہیں:«مَا حَفِظْتُ ق، إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ»(13)

"میں نے سورۃ ق صرف رسول اللہ ﷺ کی زبانی یاد کی ہے وہ ہر جمعہ اس سے خطبہ دیتے تھے۔" ابن سعد نے طبقات میں خولہ بنت القیس الجہینہ

کا قول یوں نقل کیا ہے :"كُنْتُ أَسْمَعُ خِطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنَا فِي مُؤَخَّرِ النِّسَاءِ"[14] ”میں جمعہ کے روز رسول اکرم ﷺ کا خطبہ سنتی تھی اور میں عورتوں کے آخر میں ہوتی تھی۔“ رسول اکرم ﷺ کو عورتوں کی تعلیم کا اس قدر خیال تھا کہ کئی مرتبہ نماز کے بعد عورتوں کی جانب تشریف لے جاتے اور پھر ان کو دین کی باتیں سناتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ ابن عباس کی روایت بیان کی ہے اس سے آپ ﷺ کا خواتین کے لیے تعلیم کے اہتمام کا پتا چلتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ»[15]

”ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) عید کے موقعہ پر جب رسول اللہ ﷺ مردوں کی صف سے گذر کر عورتوں کی صفوں میں پہنچے (اس وقت) آپ کے ہمراہ بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے یہ گمان کیا کہ (شاید) عورتوں نے خطبہ نہیں سنا تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ (دینے) کا حکم دیا، پس کوئی عورت بالی اور انگوٹھی ڈالنے لگی (کوئی کچھ) اور بلال اپنے کپڑے کے کنارے میں لینے لگے۔“

رسول اکرم ﷺ کی اس توجہ کے نتیجے میں خواتین کے اندر حصول تعلیم و تربیت کا جو احساس پیدا ہوا اس کی شہادت صحیح بخاری کی کتاب العلم کی اس روایت سے ملتی ہے :عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَتَيْنِ؟ فَقَالَ: «وَاثْنَتَيْنِ»[16] ”سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ (آپ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے ہیں آپ ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیجئے، تو آپ نے ان سے کسی دن کا وعدہ کر لیا، اس دن آپ ان سے ملے اور انہیں نصیحت فرمائی اور (ان کے مناسب حال عبادت کا) انہیں حکم دیا منجملہ اس کے جو آپ نے (ان سے) فرمایا یہ تھا کہ تم میں سے جو عورت اپنے تین لڑکے آگے بھیج دے گی (اس کے تین لڑکے اس کے سامنے مر جائیں گے) تو وہ اس کے لئے (دوزخ کی) آگ سے حجاب ہو جائیں گے، ایک عورت بولی اور (اگر کوئی) دو (لڑکے آگے بھیجے) تو آپ نے فرمایا اور دو (کا بھی یہی حکم ہے)۔“ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تعلیم نسواں کی اتنی اہمیت تھی کہ اگر آپ ﷺ خواتین کی طرف خود نہ جا سکتے تو کسی نمائندہ کو بھیج دیتے آپ اس اہم امر سے غافل نہیں رہے۔ آپ کے نزدیک معاشرے کے استحکام میں عورت کی تعلیم و تربیت کو بڑا دخل تھا۔ چنانچہ ابو داؤد کی کتاب الصلوٰۃ میں ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایک روایت موجود ہے جس میں انصار کی عورتوں کو مدینہ میں جمع کیا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وعظ و تعلیم کے لیے بھیجا۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں:«أَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ، الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ

يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ»[17] امام قرطبی نے سورۃ نور کی تفسیر میں سیدنا عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے: **"علموا نسائكم سورة النور"** [18] "اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ۔" اس لیے بھی اس میں وہ تمام احکامات شامل ہیں جنہیں خواتین کے لیے جاننا انتہائی ضروری ہے۔ جیسے آداب معاشرت، احکام پردہ وحجاب وغیرہ۔ مکہ میں اسلام کی مخالفت اور مخصوص حالات کے پیش نظر رسول اکرم ﷺ کو ایسا موقع نہ ملا کہ خواتین کی تعلیم و تربیت پر توجہ مرکوز کر سکیں تاہم جب آپ مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی خواتین نے مکے کی خواتین کے برعکس آپ ﷺ سے براہ راست رجوع کیا اور حصول علم کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے خواتین انصار کے اس جذبہ کو سراہا آپ ﷺ نے فرمایا: **«نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ»** [19] "انصار کی عورتیں بہترین عورتیں تھیں کہ حیاء ان کے فہم دین حاصل کرنے میں حائل نہیں ہوئی۔" رسول کریم ﷺ کی انہی ترغیبات کا نتیجہ تھا کہ اس مبارک عہد کی خواتین حصول علم کے میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ نظر آتی ہیں۔ خواتین بھی مسجد نبوی ﷺ میں آکر تعلیم حاصل کرتیں اس غرض کے لیے مسجد میں خواتین کی آمد و رفت کے لیے ایک دروازہ مخصوص کر دیا گیا ہے جو ابھی تک باب جبرئیل کے ساتھ باب النساء کے نام سے موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہفتہ میں ایک دن خواتین کی تعلیم وتربیت کیلئے مقرر کر دیا تھا۔[20] ازواج مطہرات، خواتین کے علم کا بڑا ذریعہ تھیں ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کا علمی مقام تو ایک مسلم حقیقت ہے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: **"ما رأيت أحدا من الناس أعلم بالقرآن ولا بفريضة ولا بحلال وحرام ولا بشعر ولا بحديث العرب ولا النسب من عائشة رضي الله عنها "**[21] "میں نے لوگوں میں سے کسی شخص کو قرآن، فرائض، حلال و حرام، شعر، اخبار عرب اور نسب کے بارے میں سیدہ عائشہؓ سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔"

حدیث وفقہ میں ان کے خصوصی مقام حاصل تھا۔ مکثرین طبقہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے آپ ﷺ کے دنیا رحلت فرمانے کے بعد اکابر صحابہ بھی ان سے مشورے کرتے تھے۔ اکابر صحابہ ان سے میراث کے مسائل دریافت فرماتے سیدنا ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں:

«مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلاَّ وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا»[22]

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ حج کے دنوں میں آپ اپنا خیمہ پہاڑ کے دامن میں نصب کراتیں کہ عام وخاص استفادہ کریں۔[23] عائشہ بنت طلحہ کی روایت کے مطابق **"كان الناس يأتونها من كل مصر"**[24]

حافظ ابن حجر نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے متعلق لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پختہ عقل اور صائب رائے سے نوازا تھا۔ بعض صحابیات کو تو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان سے تعلیم حاصل کرنے والوں میں مرد بھی شامل تھے۔ سیدہ عائشہؓ سے علم حاصل کرنے والے افراد کی کم از کم تعداد دو سو ہے۔ ان کے متعلمین میں مرد اور خواتین شامل تھے۔ مرد شاگردوں میں عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور مسروق کے نام نمایاں ہیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے علم حاصل کرنے والوں میں بھی مرد اور خواتین دونوں شامل تھے۔ ان شاگردوں میں عبد اللہ بن عمر، حمزہ، حارثہ بن وہب، صفیہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ شامل ہیں۔[25] ان برگزیدہ معلمات کے نقش

قدم پر چلتے ہوئے کئی اور مسلمان خواتین نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ان خواتین میں سیدہ نفیسہ کو بہت شہرت حاصل ہوئی یہ خاتون سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھیں بعض روایات کے مطابق ان کے درس میں امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ بھی شریک ہوا کرتے تھے۔[26]

عہد رسالت مین جن علوم و فنون میں ازواج مطہرات اور صحابیات نے خصوصی مہارت حاصل کی ان میں تفسیر، حدیث، فقہ، فتاوی، علم الفرائض، طب، ادب، شاعری اور تاریخ شامل ہیں۔ فتاویٰ کے شعبہ کا جائزہ لیا جائے تو اس میں سیدہ عائشہؓ سرفہرست نظر آتی ہے۔ ان کے فتاویٰ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ فقہ میں کمال حاصل کرنے والی خواتین میں سیدہ صفیہ، سیدہ حفصہ، سیدہ ام حبیبہ، سیدہ جویرہ، فاطمہ الزہراء، ام شریک اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنھن شامل ہیں۔ اسی طرح طب کے شعبہ میں رضیدہ، ام مطاع، ام کبشہ اور ام عطیہ وغیرہ شامل تھیں۔ طب کے علاوہ ادب اور شاعری میں بھی بہرہ وافر پایا۔ سیدہ خنساء اس دور کی صاحب دیوان شاعرہ تھیں۔[27] تعلیم کا مقصد اخلاق و تقویٰ کی تربیت ہے۔ قرآن و حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فکر اصلاح کے ساتھ اخلاق و عمل کی اصلاح پر بڑا زور دیا ہے۔ وہ تمام احکام سکھائے گئے ہیں جو اسلامی معاشرے کے بہترین فرد بننے کے لیے ضروری ہیں۔ خواتین کا بالخصوص یہ خیال رکھا گیا ہے کہ وہ عزت و حیا کے ساتھ زندگی گزاریں۔ رسول اکرم ﷺ نے خواتین کی تعلیم میں تربیت کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھا۔ اس لیے محمد رسول اللہ ﷺ کے دور کے لوگوں نے اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھا اور آپ ﷺ کی پکار «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً»[28] ''مجھ سے لے کر آگے پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔'' کو لے کر جوق در جوق آگے بڑھے۔ پیغام ہدایت کو سیکھنے، سکھانے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ رکھی۔ نبی اکرم ﷺ نے طلب علم کو ہر مومن اور عورت کے لیے فریضہ قرار دیا اور اس راہ میں موت کو شہادت کا درجہ دیا۔ سکھانے والے کے قابل رشک قرار دیا اور سیکھنے والے کو بشارت فردوس دی، عالم کو عابد پر فوقیت اور علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا، اس شخص کے لیے بطور خاص رحمت کی دعا کی گئی جو آپ ﷺ کے پیغام کو نہ صرف خود سننے والا ہو بلکہ آگے پہنچانے والا بھی ہو۔ ازواج مطہرات رضوان اللہ عنہن اجمعین کو بطور خاص آیات قرآنی کے ساتھ ساتھ حدیث رسول ﷺ سیکھنے کا حکم ملا۔

علم کی اس عمومی فضیلت اور حدیث رسول ﷺ کو سیکھنے اور آگے پہنچانے کی اہمیت کو جان لینے کے بعد دور نبوی ﷺ ہی میں نہ صرف مرد بلکہ خواتین بھی اس فریضے کی ادائیگی میں مشغول ہو گئیں۔ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ نصاب تعلیم کے دوسرے حصے حدیث نبوی ﷺ کی اشاعت کا بطور خاص اہتمام کیا جانے لگا اور یہ سلسلہ پھر تاریخ کے تمام ادوار تک پھیل گیا۔ کوئی دور بھی ایسی خواتین کے وجود سے خالی نہیں رہا جس میں وہ اپنے اس فریضے کی ادائیگی میں مردوں کے ساتھ ساتھ ہمہ تن مصروف نہ رہی ہوں۔ بعض خواتین تو ایسے مقام پر پہنچ گئیں جہاں مردوں نے بھی ان کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کر دیے۔ انہوں نے روایت کے میدان میں صدق و امانت کی ایسی روشن مثالیں قائم کیں کہ علم جرح و تعدیل کی مشہور کتاب ''میزان الاعتدال'' کے مؤلف امام ذہبی اپنی کتاب کے آخر میں حدیث کی خدمت کرنے والی خواتین کے بارے میں سنہری الفاظ میں لکھتے ہیں: ''میں نے آج تک کسی خاتون کو مہتم بالکذب یا متروک نہیں پایا۔''[29]

عہد نبوی ﷺ میں

خواتین کے مسائل سے متعلق معلومات کے لیے بطور خاص ازواج مطہرات رضوان اللہ عنہن اجمعین سے رجوع کیا جاتا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کی نجی زندگی سے متعلق تمام تر معلومات کے لیے ازواج مطہرات رضوان اللہ عنہن اجمعین ہی سے راہنمائی لی جاتی ہے۔ امہات المؤمنین سیدہ حفصہ، سیدہ ام حبیبہ، سیدہ میمونہ، سیدہ ام سلمہ اور سیدہ عائشہ رضوان اللہ عنہن اجمعین کی علمی خدمات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ خصوصاً سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ تاریخ اسلام میں فروغ تعلیمات نبوی ﷺ کی کوششوں میں کوئی دوسری خاتون آپ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہم پلہ نہیں ہے۔ وہ ان چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم میں سے ایک ہیں جن کی روایات کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے آپ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد تقریباً نصف صدی تک ہر خاص وعام کے لیے مرجع علم بنی رہیں۔ علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب "جوامع السيرة وخمس وسائل اخرى لابن حزم" کے اندر کم وبیش 125 صحابیاتؓ سے مروی احادیث کی کل تعداد 2560 ہے۔ جن میں سب سے زیادہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہیں۔[(30)] سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرنے والے صحابہ و تابعین کی تعداد سو سے متجاوز ہے۔[(31)] ازواج مطہرات میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بعد سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا علم حدیث میں ممتاز نظر آتی ہیں، علم حدیث میں ان کے مقام ومرتبہ کے متعلق سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: " كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم يَحْفَظْنَ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم كَثِيرًا وَلَا مِثْلًا لِعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ "[(32)] سیدہ ام سلمہؓ سے 378 احادیث مروی ہیں۔[(33)] علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلام المؤقعین میں لکھاہے: "اگر ام سلمہ کے فتوے جمع کیے جائیں تو ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہو سکتا ہے۔[(34)]

تعلیم و تعلم کے اس سلسلے میں دیگر صحابیات نے بھی قابل تقلید مثالیں پیش کیں۔ اس ضمن میں سیدہ ام قیس، سیدہ ام الفضل بنت حارث، سیدہ فاطمة بنت قيس، سیدہ ام عطية، سیدہ ام هانی، سیدہ اسماء بنت بکر، سیدہ اسماء بنت عميس اور سیدہ اسماءبنت یزید رضی الله عنهن خاص طور پر قابل ذکر ہیں جن کی روایات کی تعداد بالترتیب 22، 30، 34، 40، 46، 58، 60 اور 81 ہے۔ ان کے علاوہ سیدہ بسرة بنت صفوان، سیدہ ام صبية خولة الجهينة، سیدہ ام الحصين الاحمسية، سیدہ ام جندب الازدية، سیدہ ام الحكيم الخزاعية، سیدہ سراءبنت نبهان، سیدہ رزينة، سیدہ خليدة بنت قيس، سیدہ خطيبة النساء، سیدہ اسماءبنت یزید اور سیدہ خنساء الانصارية رضي الله عنهن کا شمار ان خواتین میں ہوتا ہے جنہوں نے براہ راست نبی اکرم ﷺ سے متعدد احادیث روایت کیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ تعلیمات نبوی ﷺ کے فروغ کی سعادت پانے والوں میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین شامل ہیں جن میں آزاد، طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھنے والی بھی اور غلام بھی ہیں۔ روزینہ اور ماریہ رضی اللہ تعالی عنھما نے خادمات رسول ﷺ ہونے کے ساتھ روایت حدیث کا شرف پایا۔ میمونہ بنت سعید اور امیمہ رضی الله تعالى عنهما مولاة رسول ﷺ ہونے کے ساتھ ساتھ راویات حدیث بھی تھیں۔ اس کے علاوہ بریرة اور ام علقمة مولاة عائشة، خيرة ام الحسن البصری مولاة ام سلمة، ندبة مولاة ام المؤمنين ميمونة، ذرة اور ندبة مولاة

ابن عباس رضی اللہ عنہما، بنانة مولاة عبد الرحمٰن الانصاری اور لیلیٰ مولاة ام عمارة الانصارة کے نام قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح "اسد الغابة" اور "الاصابة فی تمیز الصحابة" میں 500 سے زائد صحابیاتؓ کے تراجم موجود ہیں۔[35] "تهذیب التهذیب" میں 233 خواتین اسلام کا تذکرہ ہے جن میں بیشتر صحابیاتؓ ہیں۔[36]

تابعین کے دور میں

جب علمی تحریک نے زور پکڑا تو خواتین بھی قابل ذکر تعداد میں سامنے آئیں، صرف ابن سعد نے ساٹھ سے زائد ایسی خواتین کے حالات قلم بند کیے ہیں جنہوں نے اس مہم میں نمایاں حصہ لیا۔ ان خواتین میں سے حفصہ بنت سیرین اپنے وقت کی مشہور عالمہ حدیث ہیں۔ جب ایاس بن معاویہ کے سامنے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے برملا کہا کہ میرے لیے حفصة بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ اسی طبقہ سے تعلق رکھنے والی ایک اور مشہور خاتون ام الدرداء الصغریٰ ہیں جن کے شاگردوں میں ابو قلابہ، رجاء بن حیوة، مکحول اور زید بن اسلم جیسے جلیل القدر تابعین شامل ہیں۔ عمرة بنت عبد الرحمان کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شاگرد خاص اور ان کی روایات کو سب سے زیادہ جاننے والی ہیں۔ ان کے شاگردوں میں ابو بکر بن حزم رحمۃ اللہ علیہ مایہ ناز قاضی ہیں جنہیں عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بطور خاص حکم دیا کہ وہ عمرہ کی تمام تر احادیث کو احاطہ تحریر میں لائیں۔ انہی کے بارے میں ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ، قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہیں کہ میں تمہیں علم کا بہت حریص دیکھتا ہوں کیا میں تمہیں اس کے خزانے پر مطلع نہ کروں؟ علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو جاؤ عمرہ کے پاس۔ قاسم بن محمد کا کہنا ہے کہ عمرہ کے پاس جا کر مجھے ایسا لگا کہ وہ کبھی نہ خشک ہونے والا سمندر ہیں اور ابن المدینی نے "احد ثقات العلماء" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ 103ھ یا 116ھ میں وفات پائی۔[37] مشہور تابعی سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی ابنة المسیب کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے شوہر شادی سے قبل سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے درس حدیث لیتے تھے۔ شادی کے اگلے ہی روز جب تیار ہو کر استاد کے پاس حصول علم کے لیے جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو اہلیہ فرماتی ہیں: تشریف رکھیے! میں آپ کو سعید رحمۃ اللہ علیہ کا علم گھر پر سکھائے دیتی ہوں۔ اس کے بعد کے دور، یعنی:

تیسری صدی ہجری میں

عابدة المدنية، ام عمر الثقفية، زينب بنت سليمان، نفيسة بنت حسن بن زيد، خديجة ام محمد، عبدة بنت عبد الرحمان، عباسة بنت الفضل، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ اور دیگر بہت سی خواتین قابل ذکر ہیں جنہوں نے حدیث رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر باقاعدہ درس دیے۔ جن میں بڑے بڑے محدثین شامل ہوتے تھے۔ عابدہ اگرچہ ایک سیاہ فام لونڈی تھیں لیکن افق حدیث کا چمکتا ہوا ستارہ بن کر ابھریں۔ جب محمد بن یزید نے انہیں حبیب بن ولید الدحون اندلسی کو ہبہ کر دیا تو وہ اس کے علم سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہیں آزاد کر کے ان سے شادی کر لی اور

اپنے ساتھ اندلس لے آئے جہاں پر وہ تقریباً دس ہزار حدیث، امام دار الهجرة مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مدنی اساتذہ سے روایت کرتی رہیں اور یوں وہ یورپ میں فروغ تعلیمات نبوی ﷺ کا باعث بنیں۔ دوسری طرف زينب بنت سليمان نے جو پیدائشی طور پر ایک شہزادی تھیں (اور ان کے والد، منصور کے دور خلافت میں بصریٰ اور بحرین کے گورنر رہے) حدیث رسول ﷺ میں ایسی دلچسپی کا مظاہرہ کیا کہ بڑے بڑے نامور محدثین آپ سے روایت کرنے لگے۔ نفیسہ جو اہل بیت میں سے تھیں ان کی علمی فضیلت کے لیے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ امام شافعی نے آپ سے سماع حدیث کا شرف حاصل کیا۔

تدوین حدیث کے بعد جب کتب حدیث منصہ ظہور پر آنے لگیں تو خود خواتین کا رجحان بھی ان کتب کے سماع اور روایت کی طرف ہونے لگا۔ صنف نازک نے باقاعدہ ان کتب کی تدریس میں حصہ لیا جن سے ہر طبقے نے بھرپور فائدہ اٹھایا، اس ضمن میں كريمة المروزية کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ صحیح البخاری کی روایت میں وہ یکتائے زمانہ تھیں۔ بڑے بڑے آئمہ جن میں ابو بکر الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں جو بغداد سے مکہ پہنچ کر کریمہ سے صحیح البخاری کا سماع کرتے ہیں۔ ابو بکر بن منصور سمعانی کا کہنا ہے کہ میرے والد کریمہ کی علمی شخصیت سے بہت متاثر تھے، وہ کہتے تھے کہ میں نے کریمہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ کریمہ کے عطا کردہ صحیح البخاری کے اجازت ناموں کی کثرت کا ذکر مشہور مستشرق گولڈ زیہر نے بھی خاص طور پر کیا ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ صحیح البخاری اور دیگر کتب حدیث کی روایت میں کئی اور خواتین بھی قابل ذکر ہیں، اس ضمن میں مسندة الوقت ست الوزاء بنت عمر کا نام بطور خاص لیا جاتا ہے جو طویل عرصہ تک دمشق اور مصر میں درس و تدریس کرتی رہیں اور جن کی روایت بخاری بھی بے پناہ شہرت کی حامل ہوئی۔ ام الخير امة الخالق مدرسہ حجاز کی آخری راویہ صحیح البخاری تھیں۔ ایک طرح عائشة بنت عبد الهادی بھی تدریس بخاری کے لیے ایک ممتاز مقام رکھتی تھیں۔ اسی طرح زينب بنت برهان الدين اردبيلية کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی، ہوش سنبھالنے کے بعد انہوں نے اپنے چچا کے ساتھ بلاد عجم کا سفر کیا اور بیس سال کے بعد مکہ مکرمہ میں واپس آئیں۔ ام محمد زينب بنت احمد بن عمر کا وطن بیت المقدس تھا، امام ذہبی نے ان کو "المعمرة الرحلة" کے القاب سے یاد کیا ہے۔[38] (یاد رہے کہ ان محدثات کے یہ اسفار محرم کے بغیر ہرگز نہ ہوتے تھے اور ان کی درس گاہیں بھی اسلامی اقدار اور حجاب کی پابندی میں ہوتی تھی) خواتین نے نہ صرف صحیح البخاری کی درس و تدریس اور روایت کا اہتمام کیا بلکہ دیگر کتب حدیث کی روایات اور درس و تدریس میں قابل ذکر حصہ ڈالا، اس سلسلے میں ام الخير فاطمة بنت علي بغدادية کا نام قابل ذکر ہے جو اپنے وقت کی مشہور راویہ صحیح مسلم تھیں۔ فاطمة الجوزدانية العجم للطرانی کی روایت کیا کرتی تھیں۔ زينب بن المكی الحرانی 94 سال تک زندہ رہیں جن کے گرد طلبہ کا ہجوم رہتا اور وہ مسند احمد کی روایت کیا کرتی تھیں۔ امام ذہبی نے لکھا ہے: "و ازدحم عليها الطلبة" ابن نقطہ نے اپنی کتاب "التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد" میں ایسی دس خواتین کا ذکر کیا ہے جو اپنے اپنے دور میں کتب احادیث کی روایت میں مشہور ہوئیں۔[39]

چوتھی صدی ہجری میں

فاطمة بنت عبدالرحمان الحرانية، ام محمد، ام سلمه فاطمة (سنن ابی داؤد کے مؤلف امام ابو داؤد سجستانی کی پوتی) امة الواحد بنت القاضی المحاملی، ام الفتح امة السلام بنت القاضی احمد بن کامل بغدادية، جمعة بنت احمد المحمية، فاطمة بنت هلال الکرجی اور طاهرة بنت احمد التنوخی کے نام قابل ذکر ہیں جنہوں نے علم حدیث میں کمال پیدا کر کے لازوال نقوش ثبت کیے اور جن کے دروس میں بے شمار لوگ شریک ہوتے تھے۔

پانچویں صدی ہجری میں

مشہور صوفی حسن بن علی الدقاق کی بیٹی اور ابو قاسم القشیری کی زوجہ محترمہ فاطمہ نے بھی سند عالی کے لیے شہرت پائی جو ابو نعیم الاسفرائنی اور حاکم نیشاپوری سے حدیث روایت کرتی تھیں، اس کے علاوہ خدیجة بنت محمد شاه جهانية، ستية بنت قاضی ابن ابی عمرو، خدیجة بنت البقال اور جبرة السوداء مشہور ہیں

چھٹی صدی ہجری میں

فاطمة بنت محمد مسندة اصفهانی، ام الخیر فاطمة بنت علی مسندة خراسان، مسندة الوقت فاطمة الجوزدانية، فخر النساء خدیجة بنت محمد، تجنی بنت عبد الله اور شهدة بنت احمد سند عالی کے لیے مشہور ہیں، شهدة جنہیں فخر النساء کا خطاب دیا گیا ان کے حلقہ دروس میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد حاضر ہوا کرتی، علوسند میں ان کی اس شہرت کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے انہیں اپنا استاد ہونے کا دعویٰ کیا، ذکی الدین البرزالی نے ان کا مشیخہ آٹھ اجزاء میں مرتب کیا ہے۔ طلب حدیث اور خصوصاً سند عالی کے حصول کے لیے رحلہ ہر دور کے محدثین کا مطمع نظر رہا ہے۔ تاریخ نے ہر دور میں اپنے اندر طویل اور صبر آزما سفر کی روشن مثالیں سمور رکھی ہیں، موجودہ دور میں تو ہر طرح کے ذرائع آمد و رفت بسہولت میسر ہیں لیکن ماضی میں موجودہ وسائل کی عدم موجودگی کے باوجود خواتین اس میدان میں بھی پیچھے نہ رہیں اور اس راہ میں پیش آنے والی صعوبتیں کا بھرپور مقابلہ کیا۔ ام محمد زینب بنت احمد المقدسی م722ھ نے طلب حدیث کی خاطر فلسطین سے مصر، شام اور مدینہ کا سفر کیا، زینب علما سے علم حدیث حاصل کرنے اور اجازت حدیث لینے کے بعد جب مسند تدریس پر بیٹھیں تو طلبہ سماع حدیث کے لیے دور دراز کا سفر طے کر کے ان کے پاس آئے۔ فاطمة بنت سعد الخیر اصفہانی میں پیدا ہوئیں لیکن طلب اور روایت حدیث کے لیے مصر تک گئیں۔ ست الخطباء بنت تقی الدین السبکی م773ھ نے مصر اور دمشق کا سفر اختیار کیا۔ ام عبد الله زینب بنت احمد کمال الدین المقدسية م740ھ نے طلب حدیث میں بغداد، ماردین، شام، اسکندریہ، قاہرہ کا طویل سفر کیا۔ اس دوران کثیر تعداد میں بڑے بڑے شیوخ سے سماع کیا اور کئی کتب کی روایات بھی کی۔ امام ذہبی نے لکھا ہے: "تکاثروا علیها و تفردت وروت کتبا کبارا" [40]

ساتویں صدی ہجری میں

بھی خواتین کی تعلیمات نبوی ﷺ سے دلچسپی کچھ کم نہ ہوئی بلکہ یہ سرگرمیاں اپنے دور کے طریقہ کار کے مطابق جاری رہیں جس میں سماع اور روایت کے ساتھ ساتھ عالی سند اور اجازت ناموں کا حصول سرفہرست تھا۔ اس دور کی چند مشہور خواتین میں سے ایک مسندة خراسان زینب الشعریة ہیں جن کی وفات سند عالی کے انقطاع کا باعث بنی۔ عائشة بنت معمر الاصبهانية، مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں شہرت کی حامل تھیں اور مشہور محدث ابن نقطہ آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔ مسندة الشام کریمة بنت عبد الوهاب بھی ایک منفرد حیثیت کی حامل تھیں جنہیں روایت حدیث کے لیے بڑے بڑے علما سے اجازت حاصل تھی اور وہ کبھی روایت حدیث سے اکتاتی نہیں تھیں۔ زینب بنت المکی کے دروازے پر ہمیشہ طلبہ علم کا ہجوم رہتا۔ شامیة امة الحق متعدد اجزاء حدیث کی روایت میں منفرد تھیں، عجیبة بنت محمد البغدادیة نے اپنا مشیخة دس اجزاء میں مرتب کیا۔

آٹھویں اور نویں صدی میں

بھی متعدد خواتین کے نام اس بات پر شاہد ہیں کہ حدیث رسول ﷺ کو طبقہ نسواں میں ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب "الدرر الکامنة" میں 170 ایسی خواتین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے محنت اور شوق سے اس گلستان کی آب یاری اور تزئین و آرائش کی۔ گولڈزیہر خواتین کی اس کثیر تعداد کی علمی دلچسپی پر انگشت بدنداں ہے۔ ان خواتین کی مختصر سوانح حیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بہت سے معاصرین، جن میں ان کے شیوخ و تلامذہ شامل ہیں خواتین سے درس حدیث لیا کرتے تھے۔ آٹھویں صدی کے تاریخ کے مطالعہ سے جو ایک دلچسپ اور قابل غور حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ اس دور میں مشہور حفاظ، محدثین اور فقہاء کی بیٹیاں اور دیگر اہل خانہ بھی ان کے ہمراہ خدمت حدیث میں مصروف نظر آتے ہیں۔ کسی اور دور میں یہ چیز اتنی کثرت سے دکھائی نہیں دیتی۔ اس ضمن میں اسماء بنت محمد ابي المواهب بن صصری، امة العزیزبنت ذهبی، فاطمة بنت البرازلی، اسماء بنت خلیل بن کیکلدی العلائی، رقیه بنت ابن دقیق العید، زینب بنت ابن قدامة المقدسی، زینب بنت ابن جماعة الکنانی، ام البهاء زینب بنت ابن العجمی، ست النعم بنت العلامة نجم الدین الحرانی، ست الوزراء بنت عمر المنجاء، ستیه بنت تقی الدین السبکی، ستیه بنت نجم الدین الدمیاطی، عائشة بنت ابراهیم، حافظ المزی کی اہلیہ، عائشة بنت عبد الله، محب الدین الطبری کی پوتی، لوزه بنت عبد الله مولاة ابن دقیق العید، ست الرکب بنت علی ابن حجر کی بہن، زینب بنت عبد الله تقی الدین ابن تیمیة کی بھتیجی رحمهن الله خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خواتین کی علمی قابلیت سے خواتین کے ساتھ ساتھ مردوں کی بڑی تعداد نے بھی ہر دور میں استفادہ کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعلیم دینا تو کسی سے مخفی نہیں۔ بعد کے ادوار میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ عمرة اور کریمة المروزیة کا ذکر پہلے گزر چکا ہے جن سے بے شکار لوگوں نے حدیث کا سماع کیا۔ تاریخ دمشق کے مؤلف ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشیخہ میں ان 80 خواتین کا ذکر کرتے ہیں جن

سے انہوں نے درس حدیث لیا۔ ابو طاہر سلفی اپنی کتاب "مشیخة البغدادیة"، "معجم السفر" اور "مشیخة الاصبہانیة" میں اور ابو سعید سمعانی "الخبیر فی المعجم الکبیر" میں متعدد خواتین کو اپنے شیوخ میں شمار کرتے ہیں جن سے انہوں نے بطریق سماع یا اجازۃ روایت کی۔ "وفیات الاعیان" کے مؤلف ابن خلکان زینب بنت اشعری م524ھ کے شاگرد رہے۔ ابن بطوطة کا شمار اگرچہ محدثین میں نہیں ہوتا لیکن طلب حدیث کے شوق میں متعدد خواتین و حضرات اور خصوصاً زینب بنت احمد کمال م 710ھ سے سماع کیا۔ نویں صدی کے مشہور محدث عفیف الدین جنید نے سنن دارمی کا درس فاطمة بنت احمد قاسم سے لیا۔ نفیسة بنت ابراهیم امام برزالی اور امام ذہبی کی استاد ہیں۔ حافظ العراقی اور الهیثمی ست العرب بنت محمد البخاری کے شاگرد رہے۔ عائشة بنت محمد الحرانیة م736ھ جو سلائی کڑھائی کر کے اپنا پیٹ پالتی تھیں، کثرت روایت کے علاوہ بعض اجزاء حدیث کی روایت میں بھی منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ ابن بطوطه نے ان سے اپنے سفر دمشق کے دوران 726ھ میں جامع بنی امیہ میں سماع حدیث کیا، امام الخیر حجازیة مصر کی جامع عمرو بن العاص میں مسند تدریس پر فائز رہیں۔ بائی خاتون نویں صدی کی مشہور محدثات میں سے ہیں جو مصر اور شام میں متعدد مقامات پر تدریس حدیث کرتی رہیں، ان کے درس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے، عائشة بنت ابراهیم جو ابنة الشرائحی کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ انہوں نے بھی اس میدان میں کمال حاصل کرنے کے بعد مصر، شام اور بعلبک وغیرہ میں درس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا۔

نویں صدی میں جس کثیر تعداد میں خواتین تعلیمات نبوی ﷺ کے فروغ میں مصروف نظر آتی ہیں، تعداد کے اعتبار سے یہ کثرت دوسرے ادوار میں نظر نہیں آتی۔ ان میں سے جن خواتین نے بطور خاص شہرت پائی ان کا ذکر باعث طوالت ہو گا۔ یہاں مثال کے طور پر امام سخاوی اور امام ابن حجر کی ایک ایک استاد کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اما هانی مریم بنت عبد الرحمٰن الهورینیة م 871ھ جنہیں ادب، شعر اور خطاطی میں مہارت کے علاوہ حفظ قرآن اور اسلامی علوم پر بھی عبور تھا۔ انہیں قاہرہ اور مکہ میں حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے باقاعدہ تدریس کے ساتھ حدیث میں اجازت نامہ جاری کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ مریم بنت الاذرعی بھی اس میدان میں سند کی حیثیت رکھتی تھیں۔ ان کے اساتذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابن حجر نے ان کی باقاعدہ ایک معجم مرتب کی۔ ان کے شاگردوں کی تعداد بھی ان گنت ہے۔

خواتین کی درس و تدریس کی یہ سرگرمیاں صرف نجی سطح پر چند اشخاص کے لیے محدود نہ تھیں بلکہ باقاعدہ مدارس میں بھی جاری رہیں جہاں پر ہر طبقہ کے لوگ شریک درس ہوتے تھے، نویں صدی کی محدثات کا ذکر عبد الرحمٰن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ م897ھ کی مشہور کتاب "الضوء الامع" میں ملتا ہے۔ اس کتاب کی آخری جلد تمام تر خواتین کے لیے مختص کی گئی ہے جس میں اکثریت ایسی خواتین کی ہے جن کا کسی نہ کسی حوالے سے حدیث کے ساتھ تعلق رہا۔ عبد العزیز بن عمر بن فهد م881ھ نے بھی ایک کتاب معجم الشیوخ کے نام سے 861ھ میں تحریر کی جس میں انہوں نے 1100 شیوخ میں سے 130 خواتین کا بھی ذکر کیا جن سے علم حدیث اور دیگر علوم میں بھی استفادہ کیا گیا۔ ترکی، مصر اور شام کے تعلیمی سفر کے دوران مجھے کئی ایسے مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا جن پر ثبت شدہ سند سماع سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین و حضرات کی کثیر تعداد ایسے دروس میں شامل

ہوتی جو مختلف مدارس میں منعقد ہوتے اور وہاں خواتین بھی مجالس حدیث منعقد کیا کرتی تھیں۔ ام عبد اللہ نامی ایک خاتون نے ابن البخاری کے مشیخہ کی تدریس کے بعد ایک تحریر اس کتاب کے صفحہ 250 پر درج کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 837ھ میں انہوں نے ایک مدرسہ میں یہ کتاب پچاس مرد اور خواتین کی مشترکہ کلاس میں پڑھائی۔

دسویں صدی ہجری اور اس کے بعد گیارہویں اور بارہویں صدی

کے رجال حدیث پر لکھی جانے والی کتب (بالترتیب) "العید" روسی کی تاریخ "النور السافر" محبی کی "خلاصۃ الاخبار" اور محمد بن عبد اللہ النجدی کی "السحب الوابلۃ" کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ خواتین کے اس رجحان میں کچھ کمی ہو اقع ہو گئی ان کتب میں بمشکل دس بارہ محدث خواتین کے نام ملتے ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ خواتین میں ذوق حدیث بالکل ناپید ہو گیا، غلط ہو گا۔

تیرہویں صدی میں

اس سلسلے کی آخری کڑی فاطمۃ بنت احمد الفضیلۃ م 1247 ہیں، جو بارہویں صدی کے اواخر میں پیدا ہوئیں، ماہر خطاط تھیں، خود اپنے ہاتھوں سے بہت سی کتب کو نقل کیا، حدیث میں بھی بہت دلچسپی رکھتی تھی، بہت سے علما سے اجازت بھی حاصل کی اور محدثہ کی حیثیت سے مشہور ہوئیں۔ زندگی کے آخری حصہ میں مکہ میں رہائش پذیر ہوئیں اور ایک بڑی لائبریری کی بنیاد ڈالی۔ بڑے بڑے علما ان سے سند حدیث کے لیے رجوع کرتے۔ بعد کے ادوار میں خواتین کے اس میدان میں پیچھے رہ جانے کی بنیادی وجہ امت مسلمہ میں بطور عام اور خواتین میں بطور خاص شرح تعلیم کی نسبت کا کم ہونا ہے۔

موجودہ صدی میں

جو پیش رفت ہو رہی ہے وہ امید افزا ہے۔ کتب حدیث کے مخطوطات کے تحقیق واشاعت کے ساتھ ساتھ حدیث میں تخصص کا رجحان بھی فروغ پا رہا ہے۔ تحقیق کے میدان میں مصر کی عائشہ عبد الرحمن بنت الشاطی عراق کی منیرۃ ناجی سالم، بھیجۃ الحسنی شام کی سکنیۃ الشھابی اور پاکستان کی جمیلۃ شوکت قابل ذکر ہیں۔ عراقی کی خدیجہ الحدیثی کی کتاب "موقف النحاۃ من الاحتجاج بالحدیث الشریف" بھی ایک عمدہ مثال ہے۔ مسلم دنیا اور بعض مسلم اقلیتی ممالک میں قائم شدہ دینی مدارس میں بھی خواتین تعلیمات نبوی ﷺ کے سیکھنے اور اس کے فروغ نشر و اشاعت کی کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ پاکستان میں دینی علوم کی روایتی درس گاہوں میں علوم القرآن، علوم الحدیث، ادب عملی، فقہ کے ساتھ ساتھ عصری علوم بھی پڑھائے جا رہے ہیں۔ عصری جامعات میں شعبہ علوم ہائے اسلامیہ میں خواتین کی تعلیم و تربیت کا خاص بندوبست کیا جاتا ہے اور الگ سے شعبہ جات قائم ہیں خصوصاً بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، الشیخ زائد اسلامک سنٹر لاہور، کراچی، پشاور ان شعبہ جات میں خواتین اساتذہ کرام نے علوم اسلامیہ کی تدریس اور استحکام ریاست کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں ہیں۔ (41)

تجاویز و سفارشات

1۔ سماجی استحکام کے لیے خواتین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے والدین کی خصوصی تربیت کی ضرورت ہے کہ وہ بچپن

سے ہی بیٹیوں کی تربیت میں کسی قسم کی Discrimination کا شکار نہ ہوں۔ کیونکہ شریعت سے ہمیں یہی رہنمائی ملتی ہے۔**2۔** ملک پاکستان میں دیہی علاقوں میں خصوصی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے جس میں خواتین کی تربیت کا انتظام کیا جائے۔**3۔** خواتین اور بچیوں کے لیے تعلیمی اداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ مثبت رویوں کو پروان چڑھانے کے لیے اس کے لیے تربیتی پروگرام رکھے جائیں۔**4۔** ہر شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کی شرکت کو ضروری بنایا جائے اور تناسب کے اعتبار سے انہیں نمائندگی دی جائے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کر سکیں (سکولز، کالجز، یونیورسٹیز) میں تعلیم وتدریس کے برابر مواقع فراہم کرنے کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔**5۔** حکومت پاکستان بالخصوص پنجاب نے جو خواتین اور بچوں کے حوالہ سے قانون سازی کی ہے۔ اس سے آگہی کے لیے خصوصا دیہاتوں میں 'Outreach Program' رکھے جائیں۔**6۔** یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں بالخصوص اس طرح کے پروگرام رکھے جارہے ہیں اس کو مزید بہتر بنایا جائے اور ریاست اس پر خصوصی توجہ دے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

(1) النحل98:16

alnaḥl, 98

(2) التکویر81:8-9

Altakwīr,81:9-8.

(3) ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن، کتاب العلم، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، 2000ء، رقم الحدیث: 224؛ المعجم الکبیر للطبرانی، 10/ 10439۔ قال الالبانی، صحیح۔ اس حدیث کو حسن قرار دیتے ہوئے امام سخاوی لکھتے ہیں:" قد ألحق بعض المصنفين بآخر هذا الحديث "ومسلمة" وليس لها ذكر في شيء من طرقه وإن كان معناها صحيح"(المقاصد الحسنہ از امام سخاوی، ص:277

Ibn Mājah Abu Abdullah Muhammad Bin Yazīd Qazvinī, Sūnan, Kitāb al-Ilm, Bab Fazl al-Ulamā wa al-Ḥath Ali Talab al-Ilm,

(4) الممتحنہ12:60

Sūrah almumtaḥina

(5) ابن ماجہ، سنن، کتاب الادب، باب برالوالدین والاحسان الی البنات، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، 2000ء رقم الحدیث:3669

Ibn Mājah, Abū Abdullah Muḥammad ibn Yazīd, al-Sunan, Dar al-Salām, al-Riyādh, Edition 2000AD, Ḥadīth 3669

(6) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العتق، باب فضل من ادب جاریتہ، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، 2000ء، رقم الحدیث2544

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'el, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Dār ut alsalām lilnashr waltawzīe, al-Riyādh 2000, Ḥadīth, 2544

(7) محمد یاسین، عہد نبوی کا تعلیمی نظام، غضنفر اکیڈمی، کراچی، 1995ء، ص:185

Muhammad Yasīn, Ahde Nabī ka Nizāme Taleem, Ghazanfar Academy, Karachi, p 185

(8) علی بن محمد ابن الاثیر الجزری، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س ن، 5/786

Ali bin Muḥammad, aljazarī, usdu alghaba fi maerifat alsahaba, dār ahya'alturāth alarabī, Beirūt,

(9) ابن سعد، محمد بن سعد المنیع، الطبقات الکبری، دار صادر، بیروت، س ن، 2/126

Ibn Sa'd, Muhammad ibn Sa'd al-Mani ', Al-Tabqat al-Kubra, dār Sāder, Beirūt, p 126 ،2

(10) ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، جامع بیان العلم وفضلہ، المکتبۃ السلفیۃ، مدینۃ منورۃ، االطبعۃ الثانیۃ1388ھ، 123

Ibn Abdual-Bar, Yūsuf bin Abdullah, Jami beyan al Ilam w Fazloh, Al-Muktab Al-Salafīya, Madīnah Munawara

(11) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واہلہ، رقم الحدیث:97

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul-Ilm, Bāb-ul-Ta'leem-ul-Rajul w ahlhī, Ḥath 97

(12) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، رقم الحدیث:130

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul-Ilm, bāb alhaya' fī al ilm, Ḥath 130

(13) القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، 2000ء، رقم الحدیث، 2014؛ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، کتاب الصلوۃ، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، 2000ء، رقم الحدیث:1100

Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb Jumu'ah, bāb Takhfīf al ṣalah wal Khutbh, Dār ut alsalām lilnashr waltawzīe, al-Riyādh, 2000, Ḥadīth,1100

(14) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 8/217-229

Ibn Sa'd, Al-Tabqāt al-Kubra,229 -217 ،8

(15) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب عظۃ الامام النساء، رقم الحدیث:98

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul-Ilm, bāb eaz al imam al nisā, Ḥadīth, 98

(16) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب ھل یجوز یجعل للنساء لوم علی حدہ، رقم الحدیث:101

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul-Ilm, bāb hal yajuz yajeal lilnisa' laom ala ḥadihi, Ḥadīth101

(17) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ذکر اباحۃ خروج النساء، رقم الحدیث:2054

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb-Silat-ul-Eiden, Bāb zikr ibāht Kuhrooj alnisā, Ḥadīth, 2054

(18) القرطبی، ابو عبد اللہ بن احمد انصاری، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریہ، قاہرہ، 1384ھ، 6/106

Al-Qurṭubi, Abu Abdullah Bin Ahmad Anṣari, Al-Jami 'l-ahkam Al-Qur'an, Dar Al-Kitab Al-Masriya, alqahira,1384H. 6/106

(19) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، رقم الحدیث:130

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul-Ilm, bāb al-hay' fi al-ilm, Ḥadīth, 130

(20) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب ھل یجعل للنساء یوم علیٰ حدۃ فی العلم، رقم الحدیث:101؛ صحیح بخاری، رقم الحدیث:7310 میں خواتین کو مطالبہ پر وعظ کا ذکر ہے۔

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul-Ilm, bāb hal yajeal lilnis' fi al-ilm, Ḥadīth, 101

(21) ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، 1998ء، 1/25؛ نیشاپوری، محمد بن عبد اللہ الحاکم، المستدرک علی الصحیحین، دار الفکر، بیروت، 1398ھ، 4/6793

Ḏhahabi, Muhammad ibn Ahmad ibn Usmān, Tazkira al-Hifāz, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirūt, 1998, 1/25

(22) ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، الجامع، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فضل عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، 2000ء، رقم الحدیث: 3883

al-Tirmidhī, Abū ʿĪsa Muḥammad ibn ʿĪsa, al-Jāmi’Kitāb al-Manāqib ‹Dār ut alsalām lilnashr waltawzīe, al-Riyādh, 2000, Ḥadīth,3883

(23) ندوی، سید سلیمان، سیرت عائشہؓ، دار الابلاغ، لاہور، 2010ء، ص:207

Nadvī, Syed Sulaīman, Seerat Ayesha, Dārul Ablāgh, Lahore, 2010, P 207

(24) البانی، محمد ناصر الدین، السلسلۃ الصحیحہ، دار الکتاب العربی، الطبعۃ الرابعۃ، بیروت 1403ھ، رقم الحدیث:346

Al-Bāni, Muhammad Nasir-ud-Din, Al-Silsilat Al- Ṣaḥīḥ, Dār Al-Kitāb Al-Arabī, Beirūt, 346

(25) سعید انصاری، مولانا، سیر الصحابیات، معارف اعظم گڑھ، 1953ء، 123

Saeed Ansari, Mulana, Sir Al-Sahabiyat, Ma'arif Azam Garh, 1953, p 1213

(26) محمد یاسین شیخ، عہد نبوی کا تعلیمی نظام، غضنفر اکیڈمی، کراچی، 1989ء، ص:196

Muhammad Yasīn Sheikh, Ahdy Nabvī ka Nezāme Talim, Ghazanfar Academy, Karachi, 1989, p196

(27) ندوی، عبد السلام، سیر الصحابیات، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ستمبر 2005ء، ص:27۔28؛ نیز دیکھیے، خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل ناشران غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2009ء، ص:523۔524

Nadvi, Abdul Salam, Sir Al-Ṣahabiyāt, Maktab-e-Islāmia, Lahore. 2005, p 27; Khalid Alvī, , Islam Social System, Al-Faisal Publishers Ghaznī Street Urdu Bazaar, Lahore, 2009, p 523

(28) صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث:3461

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb-ul- Aḥadīth, bāb zikar, Ḥadīth 3461

(29) ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار الکتب العلمیہ، بیروت، بیروت لبنان، 1963ء، ص:278

Ḏhahabi, Muhammad ibn Ahmad ibn Usmān, Mezān al Atedāl, Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, Beirūt, 1963, p 278

(30) ابن حزم، علی بن احمد، امام، جوامع السیرۃ، مجلس نشریات اسلامی کراچی، 1990ء، 12/275۔315

Ibn Hazm, Ali Bin Ahmad, Imam, Jawāme Al-Sira, Islamic Council Karachi, 1990, 12/315

(31) عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، تہذیب التہذیب، دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت، لبنان، 12/384۔387

Ibn Ḥajr, Abū al-Faḍl Aḥmad ibn Ali al-Asqalanī, ṯaḥzeeb ul ṯaḥzeeb, dār ahyā'al turāth alarabī, Beirūt,12/384

(32) ابن سعد، الطبقات الکبری، 2/375

(33) ابن حزم، جوامع السیرۃ، 1/276

Ibn Hazm, Jawāme Al-Sira, 1/276

(34) الجوزی، محمد بن ابی بکر، ابن القیم، اعلام الموقعین عن رب العالمین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ، 1/10

Al-Jūzi, Muhammad ibn Abi Bakr, Ibn al-Qayyim, elām al mūqīn an rabi al alāmīn, Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah, Beirūt

(35) ابن الاثیر، اسد الغابۃ، 7/406؛ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی 1328ھ، 8/492

Ibn al Asir, Muḥammad, usdu al ghaba, 7/406

(36) ابن حجر، تہذیب التہذیب، 12/426۔516

Ibn Ḥajr, ṯaḥzeeb ul ṯaḥzeeb, 12/426

(37) ایضا، 12/438۔439

Ibid, 12/438

(38) الذھبي، محمد بن أحمد بن عثمان، العبر في خبر من غبر، دائرۃ المطبوعات والنشر، الکویت، 1960ء، 4/65

Ḏhahabi, Muḥammad ibn Ahmad ibn Usmān, al ebar fī khabar min gabar, dāirat al maṭbuat,al kūait, 1960, 4/65

[39] اَبو بکر محمد بن عبد الغني المعروف بابن نقطة، التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد، دائرة المعارف العثمانية، بيروت، 1983ء، ص:497-500

Abū bakr Muḥammad bin abdul ghanī altaqyid limarifat rawat alsunan wal masānīd, dāirat al marif al usmānia, 1983, p497

[40] الذهبي، العبر فی خبر من غبر، 4/117

Ḏhahabi, al ebar fī khabar min gabar, 4/117

[41] مزید تفصیلات پروفیسر ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی کی کتاب ”عہد نبوی میں خواتین کا سماجی مطالعہ “کا مطالعہ کریں۔